مولوی ارشد علی قریشی، نواسۂ شیخ الحدیث

متعلم درجہ چہارم دارالعلوم حقانیہ

چند مبارک ساعتیں

جو حضرت ناناجانؒ کی صحبت میں گذریں

مولوی ارشد علی قریشی شیخ الحدیث مولانا عبدالحق کے نواسے، مولانا اشرف علی قریشی ہتمم جامعہ اشرفیہ پشاور و مدیر ماہنامہ "صدائے اسلام" کے صاحبزادے ہیں۔ دارالعلوم حقانیہ میں درجہ سوم کے طالب علم ہیں اپنے ناناجانؒ کی خدمت میں گذری ہوئی مبارک ساعتوں کے مشاہدات اور واقعات اپنی طالبعمانہ زبان میں تحریر کرتے ہیں۔

۹ سال کی عمر میں مجھے والد ماجد نے حفظ قرآن کریم کے لئے دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک بھیجا۔ والد صاحب کی خواہش تھی کہ میں اپنے ناناجان شیخ الاسلام حضرت مولانا عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ کی سرپرستی اور تربیت میں قرآن پاک اور علوم بنویہ کی تحصیل کی تکمیل کرسکوں۔

اللہ رب العزت کی مہربانی سے قرآن کریم کی تکمیل تو حضرت شیخ ناناجان رحمۃ اللہ علیہ کے حیات میں ان کی سرپرستی میں ہوگئی مگر افسوس کہ علوم نبویہ کی تحصیل کی تکمیل ان کے زیر سایہ نہ ہوسکی۔ ناناجانؒ مجھ سے بہت محبت کرتے تھے۔

اس کی وجہ یہ بھی تھی کہ اکثر اوقات میں ان کی خدمت گذاری میں رہتا ہیں اور میری طرح خاندان کے کمسن بچے ان سے بہت محبت کرتے تھے جب کہ مہمانوں کی آپؒ سے ملاقات کے وقت بھی اکثر مجھے خدمت کا موقع ملتا آپؒ مہمانوں کی تواضع کا بڑا خیال رکھتے تھے۔ جو بھی آتا آپؒ ان کی بڑی عزت و تکریم کرتے۔

میں نے اپنے زمانۂ قیام میں یہ دیکھا کہ آپؒ کی مجلس میں جو بھی آتا ان کی خاطر و تواضع کرتے اور امیر و غریب میں کوئی امتیاز نہیں کرتے تھے آپؒ کے تلامذہ میں جب بھی کوئی صاحب تشریف لاتے تو حضرت ناناجانؒ ضرور ان کو اصلاح و تبلیغ اور دین کی خدمت گذاری کی تاکید فرماتے اور درس و تدریس کے سلسلہ کو جاری رکھنے کی نصیحت کرتے جب افغان مجاہدین میں سے کوئی آتے تو آپؒ ان کے لئے خصوصی دعا فرماتے اور ان کو نصرت و تعاون کے طور پر کچھ پیسے بھی عطا فرماتے آپؒ کی نورانی مجلس میں علم و حکمت و تقویٰ کی باتوں سے آپ کے متعلقین و حاضرین اپنے سینوں کو منور کرتے۔ میں نے اکثر دیکھا کہ جو بھی آپؒ کی مجلس میں آتا پھر اس کا جی اٹھنے کو نہیں چاہتا تھا۔

اللہ رب العزت نے آپ کو بہت سی صفات سے نوازا تھا۔ جناب ناناجانؒ کی ذات گرامی عُلَمَاءُ اُمَّتِیْ کَاَنْبِیَاءِ بَنِیْ اسرائیل کی تصویر تھی۔ میں نے بہت سے لوگوں کو ایسا دیکھا ہے کہ جب بھی آپؒ سے ملتے تو ان پر خشیت طاری ہوجاتی آپ خود بہت ہی کم گو تھے۔ اکثر ملاقات کرنے والوں کی باتیں شفقت سے سنتے تھے۔ آپ جو لفظ بھی زبان سے نکالتے تھے وہ اصلاح و تبلیغ سے بھرپور ہوتا اور اس سے مخاطب کی اصلاح مقصود ہوتی تھی مگر ایسے پیارے اور مشفقانہ انداز میں گفتگو کرتے کہ مخاطب کے دل میں بات اتر جاتی تھی۔

بہت سے نوجوانوں کو دیکھا ہے کہ آپ کی صحبت کی وجہ سے ان کی زندگیاں ہی بدل گئیں۔

احقر جب پہلی بار جامع مسجد اشرفیہ میں تراویح میں قرآن سنانے کے لئے کھڑا ہوا تو ناناجان رحمۃ اللہ علیہ کو گھر میں کسی نے بتایا تو آپ نے بڑی خوشی کا اظہار فرمایا اور ساتھ ہی ڈھیر ساری دعاؤں سے نوازا۔ جب ختم قرآن کی تقریب منعقد ہوئی تو والد گرامی نے حضرت ناناجانؒ کو بھی دعوت دی جو کہ انہوں نے باوجود پیرانہ سالی اور ضعف اور نقاہت کے قبول فرمالی۔ اور فرمایا کہ برخوردار حافظ ارشد علی کے ختم کی تقریب میں شامل ہونا تو میرے لئے بڑی خوشی کی بات ہے اور اس تقریب میں شرکت کرنا میرے لئے بڑا اعزاز ہے کیونکہ برخوردار کی مجھ سے نسبت ہے۔ ویسے بھی آپؒ کا قرآن پاک سے محبت و تعلق ایسا تھا کہ جب بھی کوئی قرآن پاک پڑھتا تو آپؒ ہمہ تن متوجہ ہوجاتے اور چہرے پر اس کے اثرات نمایاں ہوتے تھے۔

بعض حضرات حضرتؒ کی سحری کے وقت گریہ رزائی کی آواز سن کر طلبہ جاگ جاتے اور تہجد اور مطالعہ وغیرہ میں مشغول ہوجاتے بہرحال آپ

جب پشاور جامعہ اشرفیہ تشریف لائے تو آپ کی شرکت میرے لئے ایک بہت بڑے اعزاز کی بات تھی ، میں وہ نورانی ساعتیں کبھی بھی فراموش نہیں کرسکتا کہ آپ کے ورودِ مسعود سے اس دن ہمارے ہاں ایک جشن کا سماں تھا ۔ اور ہر طرف آپ کی نورانیت کی خوشبو پھیل چکی تھی اور اس دن اہلِ علاقہ بہت ہی خوشی کا اظہار کر رہے تھے ، کیونکہ ان کی مدت دراز سے حضرت ناناجان رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات کی خواہش تھی ۔ جوکہ رمضان المبارک کی اس نورانی رات کو پوری ہوتے دیکھ رہے تھے ۔ اس موقعہ پر حضرت ناناجانؒ نے احقر کی دستار بندی کی اور تقریر فرمائی ۔ آخر میں دعا کرتے ہوئے حضرتؒ نے خصوصی طور پر میرے لئے علم نافع کی دعا فرمائی ۔

آپؒ نے فرمایا اے اللہ کریم ارشد علی کو جس طرح آپ نے اپنے کلامِ قرآن پاک کے حفظ کی توفیق عطاء فرمائی اسی طرح ان کو ایک بڑا عالم اور دین کا خادم بنا ۔ آپؒ کی دعاؤں کا اثر ہے کہ میرے اندر ہر وقت ایک تڑپ اور جذبہ ہے کہ اللہ کریم مجھے علم نافع عطاء فرماویں اور شریعت کی بالادستی کے لئے مجھے کام کرنے کی توفیق عطاء فرمادیں ۔

میری زندگی کے چند یادگار لمحات جن کو میں کبھی بھی فراموش نہیں کرسکتا ۔ ان میں وہ لمحات ہمیشہ میرے ذہن و قلب کو نور بخشتے رہیں گے جوکہ میں نے آپ کی خدمت میں گذارے اور آپ کے زیرِ سایہ گذارے اور تقریباً وہ عرصہ سات (۷) سال پر محیط ہے ۔ اور اس عرصہ میں حتی المقدور اپنے لئے سعادت سمجھ کر آپؒ کی خدمت کی ۔ اور میرے لئے وہ یادیں بھی کبھی بھولنے کی نہیں جوکہ میں نے اپنی نانی جان رحمہا اللہ کی معیت اور تربیت میں گذاریں ، اللہ رب العزت ان دونوں مقدس روحوں کو اعلیٰ علیین میں اعلیٰ مراتب پر فائز المرام کریں ۔

اب وہ ہم میں نہیں مگر ان کی نور سے بھری ہوئی لبریز ساعتیں ہمیشہ یاد رہیں گی ۔ ؎

خدا رحمت کند این عاشقان پاک طینت را

نہ پوچھ ان خرقہ پوشوں کی ارادت ہو تو دیکھ ان کو
یدِ بیضا لیے پھرتے ہیں اپنی آستینوں میں

ایسے لوگ

فنا ہو گئے وہ اب تم آنسو بہاؤ گے
ان کے بعد اب ایسے لوگ کہاں سے لاؤ گے
جب بھی کوئی افتاد زمیں پہ سر اٹھائے گی
ان کی جراتوں کی داستانیں جگمگاؤ گے
ان جیسے لوگ یارو! آئے دن پیدا نہیں ہوتے
پھرو گے ڈھونڈتے مگر انہیں نہ ہرگز پاؤ گے
کہہ صدیق چھوڑ دنیا کی یہ قیل وقال
جہاں حضرت گئے ایک دن تم بھی وہیں جاؤ گے

جو دانا ہیں وہ کرتے ہیں فکرِ آخرت
اس جہانِ فانی کو بالآخر تم بھی چھوڑ جاؤ گے